5555-ظاہر کا خاص اہتمام کرنا

سوال

بعض لوگ اپنے ظاہر اور لباس وغیرہ کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں، اور اس پر بہت زیادہ رقم بھی خرچ کی جاتی ہے، کیا یہ کام شریعت کے موافق ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

ظاہر کے ساتھ یعنی لباس وغیرہ میں مبالغہ سے اہتمام کرنا افراط میں شامل ہوتا ہے جو قابل مذمت ہے، دین اسلام ایک عادلانہ اور متوسط دین ہے، نہ تو اس میں افراط ہے اور نہ ہی تفریط، اور نہ ہی غلو وجفا پایا جاتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے بنی آدم تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ پیو، اور اسراف مت کرو، بلاشک اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا} الاعراف (31).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ مسجد آتے وقت ہم اپنی زینت یعنی لباس پہن لیا کریں، اور ہمارے لیے اللہ تعالی نے کھانا پینا مباح کیا ہے، پھر ہمیں اسراف اور فضول خرچی سے ڈرایا ہے، اور مبالغہ کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے، اور اللہ نے ہمیں یہ بتایا کہ وہ اسراف اور فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا.

اور ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے :

{اور تم اسراف اور بیجا خرچ سے اجتناب کرو، یقینا بیجا خرچ اور اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے} الاسراء (26-27).

تو اسراف اور فضول خرچ شیطان کا ساتھی، اور اخلاق میں شیطان جیسا ہے، کیونکہ وہ مال ضائع کرتا ہے، اور اسے وہاں صرف کرتا ہے جہاں کوئی فائدہ نہیں، اور اس کا ضابطہ یہ ہے جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے :

وہ مال نہ تو کسی دینی فائدہ میں خرچ کیا جائے، اور نہ ہی کسی دنیاوی فائدہ کے لیے تو یہ اسراف ہوگا.

لیکن مسلمان شخص کا وصف وہی ہے جو اللہ تعالی نے درج ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور وہ لوگ جو خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف اور فضول خرچی کرتے ہیں، اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ وہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں} الفرقان (67).

تو مسلمان شخص خرچ کرنے میں اسراف وفضول خرچی اور بخل سے کام نہیں لیتا، بلکہ وہ ان کے درمیان رہتا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : کھاؤ اور پیو اور پہنو تم سے دو خصلتیں خطاء نہیں ہونگی، اسراف اور ریاء.

بہت سارے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ظاہر اور لباس اور شکل و صورت صاف اور خوبصورت اور اچھی ہو، لیکن وہ اپنے دل کو بیماریوں سے پاک صاف نہیں کرتے جن سے اللہ نے ہمیں اجتناب کرنے اور بچنے کا حکم دیا ہے، مثلا نفاق، جھوٹ، حسد و بغض، اور تکبر و ریاء کاری، اور فخر اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنا، اور ظلم و ستم اور جہالت، اور مومنوں کے ساتھ خیانت کرنا، یا پھر خبیث اور حرام قسم کی شہوت وغیرہ.

حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں بتایا ہے کہ تقوی و پرہیز گاری کا لباس اور خوبصورتی ظاہری لباس سے بہتر ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے، اور زینت کا باعث بھی ہے، اور تقوے کا لباس یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ یہ لوگ یاد رکھیں}.الاعراف (26).

اسے ایک شاعر نے کیا ہی خوب بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

جب آدمی تقوی کا لباس نہ پہنے تو وہ چاہے کپڑے کا لباس پہنے ہوئے ہو پھر بھی ننگا ہے.

اور آدمی کا سب سے بہتر لباس اپنے رب اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور اگر آدمی نافرمان ہو تو اس میں کوئی خیر ہے ہی نہیں.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کو اجمالی طور پر فلاح و کامیابی کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا :

" یقینا اللہ تعالی تمہاری شکلوں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھتا ہے، لیکن وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

تو دل ہی تقوی کی جگہ اور مرد حضرات کا معدن اور معرف کا خزانہ ہے، اور اعمال اللہ کے ہاں بندوں کے ترازو ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد ہے :

.{بلاشبہ تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت مندوہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے، یقینا اللہ تعالی علیم و خبیر ہے}.الحجرات (13).

تو تعجب ہے ایسے شخص پر جو مخلوق کی نظر پڑنے والی جگہوں کو تو دھوتا، اور اسے گندگی سے صاف کرتا ہے، اور اسے خوبصورت بناتا ہے تا کہ لوگ اس کے کسی عیب پر اطلاع نہ پالیں، لیکن وہ اپنے دل کا اہتمام نہیں کرتا جو خالق اور رب العالمین کی نظر کی جگہ ہے کہ اسے پاک کیا جائے، اور اسے خوبصورت بنایا جائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کی اصلاح فرمائے، اور ہماری زبانوں کو پاک صاف کرے، اور ہمارے اعضاء کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کرائے.

واللہ اعلم.